نشئی جادوگر ہوتے ہیں!

ڈاکٹر صداقت علی

ولنگ ویز
• لاہور • اسلام آباد • کراچی
www.willingways.org

نشئی جادوگر ہوتے ہیں!

پمفلٹ 2

نشے کے مریض بہت ہوشیار و چالاک ہوتے ہیں علاج سے بدکتے ہیں۔ تباہی کو لوگوں کی نظروں سے اوجھل رکھتے ہیں اور کہتے ہیں "سب ٹھیک ہے"۔ وہ پیشگی حکمت عملی تیار کرتے ہیں کہ لوگ تباہی کو سچ نہ جانیں، اور اپنا وہم سمجھیں۔ نشئی سراپا جادوگر ہوتے ہیں۔ ان کی چھٹی حس بہت تیز ہوتی ہے۔ ان کی توجہ اس جانب رہتی ہے کہ اہل خانہ کیا جانتے ہیں؟ اور ان سے کیا کچھ چھپانا ضروری ہے؟، اہل خانہ ٹریننگ کے بعد متحد ہو کر مذاکرات کریں تو مریض علاج پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ اس پمفلٹ کیلئے خوبصورت اور موقع و محل کے مطابق کارٹون بین الاقوامی شہرت یافتہ کارٹونسٹ ڈاکٹر شوکت محمود (میکسم) نے بنائے ہیں جو پنجاب یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی ریسرچ سنٹر، کالج آف آرٹ اینڈ ڈیزائن کے کوآرڈینیٹر ہیں۔

ڈاکٹر صداقت علی بین الاقوامی شہرت کے حامل ایڈکشن سائیکاٹرسٹ اور ولنگ ویز پرائیویٹ لمیٹڈ پاکستان کے سربراہ ہیں۔ انہوں نے 1975ء میں ایم بی بی ایس کیا۔ نشے کے علاج میں اعلیٰ تعلیم ہیزلڈن، منا سوٹا امریکہ سے حاصل کی۔ 1992ء میں امریکہ کے سفیر کی دعوت پر امریکہ کا دورہ کیا۔ وہ کئی سال تک پنجاب یونیورسٹی میں نشے کی بیماری پر پوسٹ گریجوایٹ طلبہ کو لیکچر دیتے رہے۔ ولنگ ویز پرائیویٹ لمیٹڈ پاکستان کے علاوہ وہ صداقت کلینک اور ڈایا بیٹکس انسٹیٹیوٹ پاکستان کے بھی سربراہ ہیں۔

ولنگ ویز پرائیویٹ لمیٹڈ پاکستان، امراض منشیات کے علاج کیلئے قائم ہونے والا بانی ادارہ ہے۔ ولنگ ویز کا آغاز 1980 میں ہوا، نتیجے میں ان گنت تباہ حال زندگیاں سنبھل گئیں اور گھر ٹوٹنے سے بچ گئے۔ بے شمار مریض نشے سے نجات پانے کے بعد ایک بار پھر زندگی کی مانگ میں سیندور بھر رہے ہیں۔ آج ولنگ ویز نشے کے علاج میں ایک تسلیم شدہ راہنما ادارہ ہے۔

ڈاکٹر صداقت کے قلم میں طاقت ہے، ان کا انداز تحریر سادہ اور عام فہم ہے۔ اس پمفلٹ میں ڈاکٹر صداقت نے بڑی سادگی سے منشیات، نشے کی بیماری، اس کے نقصانات اور بحالی پر اظہار خیال کیا ہے۔ نشہ کرنے والا نشے کا مریض بنتا ہی تب ہے جب اس کے جسم میں نشے سے نپٹنے کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔ لازم ہے، نشے کے مریض کیلئے وہ سب کیا جائے جو وہ اپنے لئے نہیں کر سکتا، یہی اصل خدمت ہے۔ ولنگ ویز پرائیویٹ لمیٹڈ پاکستان یہی کر رہا ہے۔

کنسلٹینٹ سائیکاٹرسٹ

پروفیسر عبدالمالک اچکزئی

"ایک مشہور جادوگر کا کہنا ہے، ''ہم کمال ہوشیاری سے کام لیتے ہوئے انسانی ذہن کو بھٹکا کر اپنے ساتھ ملا لیتے ہیں''۔ نشے کے مریض بھی یہی سب کچھ کرتے ہیں۔ اسی لئے ہم ان کو جادوگر کہتے ہیں۔"

نشئی جادوگر ہوتے ہیں!

ڈاکٹر صداقت علی

نشے کے مریض اپنا گورکھ دھندہ دوسروں کی مدد کے بغیر جاری نہیں رکھ سکتے۔ وہ خود کفیل ہونے کا ناٹک کرتے ہیں۔ مایوسی کی آخری حدوں کو چھوتے ہوئے بھی یہی تاثر پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ انہیں کسی کی ضرورت نہیں۔ اپنی چالاکیوں سے ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ سب ٹھیک ہے لیکن مسائل کے انبار صاف دکھائی دیتے ہیں جنہیں لوگوں کی نظروں سے اوجھل رکھنے کے لیے وہ فریب نظر اور شعبدہ بازی سے کام لیتے ہیں۔

نشے کا ہر مریض جوڑ توڑ، ساز باز اور ہیرا پھیری کرتا ہے۔ اس کی چھٹی حس بہت تیز ہوتی ہے۔ وہ لوگوں کو قائل کرنے کیلئے پیشگی موثر حکمت عملی بناتا ہے تاکہ لوگ اپنی آنکھوں سے نشے کے باعث ہونے والی تباہیوں کو سچ نہ جانیں اور سمجھیں کہ جو کچھ وہ دیکھ رہے ہیں یہ ان کا وہم ہے۔ وہ سراپا جادوگر ہوتے ہیں۔ ان کا کیا دھرا ہر طرف بکھرا ہوتا ہے لیکن وہ لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونک دیتے ہیں۔ ایڈکشن کی تمام علامتیں سب کے سامنے

ہوتی ہیں لیکن اہل خانہ کی توجہ کہیں اور ہوتی ہے۔ نشئی کسی سامری جادوگر کی طرح پھرتی سے کرشمہ دکھاتے ہیں اور اردگرد تمام لوگ ان کی بات مان لیتے ہیں۔ ایک مشہور جادوگر کا کہنا ہے، ''ہم کمال ہوشیاری اور عیاری سے کام لیتے ہوئے قدم بہ قدم انسانی ذہن کو خود اسکی اپنی منطق اور دلیل کے خلاف لا کھڑا کرتے ہیں''۔ نشے کے مریض بھی یہی سب کچھ کرتے ہیں۔

6 بچوں کی ماں 64 سالہ جمیلہ کافی عرصہ تک نارکوٹکس اور خواب آور گولیوں کے چنگل میں پھنسی رہی۔ ہر وہ دوا جو اس کے ہاتھ لگی یا جس پر اس نے کسی نہ کسی بہانے اپنے فزیشن کو قائل کر لیا نگلنے میں ذرا دیر نہ کی۔ اب وہ شراب بھی پینے لگی تھی اور وہ بھی ایسے جیسے مچھلیاں پانی پیتی ہیں۔ وہ گھر میں مختلف جگہوں پر شراب کی بوتلیں چھپا کر رکھتی اور پھر ڈھونڈتے ہوئے گرتی اور چوٹیں لگواتی تھی۔ تعجب کی بات یہ ہے کہ اس کے 2 بیٹے سائیکالوجسٹ اور ایک ڈاکٹر تھا، جنہوں نے ایڈکشن اور بلانوشی کو نظرانداز کیا، کیوں کہ جمیلہ نے کمال مہارت سے ان کی توجہ ڈپریشن پر مرکوز کر رکھی تھی۔ جہاں تک ''بچوں'' کو یاد پڑتا انہوں نے ہمیشہ یہی سنا تھا کہ

'' وہ جدھر چاہتا ہے فیملی اپنی توجہ ادھر ہی رکھتی ہے۔ اس کی نظر میں کوئی چیز اہم نہ ہو تو فیملی بھی اسے نظرانداز کر دیتی ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ فیملی نشے پر بات نہ کرے تو وہ نہیں کرتی، جیسے انہیں یہ سب نظر ہی نہیں آتا۔''

ان کی ماں سَدا کی دکھی ہے۔ جب وہ سکول سے واپس آتے اوران کی ماں شراب کے نشے میں دھت پڑی ہوتی تو وہ اسے ڈپریشن سمجھتے۔ جمیلہ ان کے ساتھ سکول کی تقریبات میں شریک نہ ہوتی تو یہ ڈپریشن تھی۔ جب وہ گھرداری پر توجہ دے پاتی اور نہ ہی اپنی بودوباش کا خیال رکھ پاتی تو یہ بھی ڈپریشن تھی۔ بچوں کے ذہن میں بیٹھ چکا تھا کہ ان کی ماں کو ڈپریشن ہے وہ اس کے علاوہ کسی اور امکان پر غور کے لیے تیار ہی نہ تھے۔ ایک رشتہ دار نے ہمت کر کے ایڈکشن کی نشاندہی کی اور اس کے علاج پر زور دیا جمیلہ کے بچے اس بات پر آپے سے باہر ہوگئے کہ ان کی ماں کو شرابی سمجھا گیا۔

جادوگر شعبدہ دکھانے کے لیے آپ کی توجہ ہٹا کر کسی دوسری جانب کرتے ہیں؛ شراب کے رسیا بھی یہی کرتے ہیں۔ ''فریب نظر'' ایک ایسی تکنیک ہے جس میں لوگوں کی نظروں کو بھٹکا دیا جاتا ہے؛ اورانہیں وہ نظر آنے لگتا ہے جو جادوگر انہیں دکھانا چاہتے ہیں۔ اگر کسی جادوگر کو لوگوں کی توجہ حاصل ہو جائے تو وہ ان کی نظروں کے سامنے سے ہاتھی گزار دے گا جو لوگوں کو نظر نہیں آئے گا۔ بلانوشوں کے اہل خانہ بھی گھر میں جھومتے ہوئے ہاتھی کو نہیں

"نشئی جانتا ہے کہ حملہ آور ہونا ہی بہترین دفاع ہے۔ آپ نشے پر بات کریں تو وہ بات کا رخ دوسروں کی جانب موڑ دیتا ہے، لوگ صفائیاں دینے لگ جاتے ہیں۔ اصل بات اس دوران گول ہو جاتی ہے۔"

دیکھ پاتے۔ وہ اس بارے میں کوئی بات ہی نہیں کرتے ، لگتا ہے انہیں یہ سب کچھ نظری نہیں آتا۔ جادوگر اس لئے شعبدے دکھاتے ہیں کہ لوگ لطف اندوز ہوں، جب کہ بلانوش کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ نشے کا دھندہ ہر صورت چلتا رہے۔ جادوگر اور بلانوش دونوں ہی ہماری نظروں کو دھوکا دیئے بغیر اپنے شعبدے نہیں دکھا سکتے۔

نظروں کو بھٹکایا جا سکتا ہے، بس اس کے لئے چالاکیاں سیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہم سب کی توجہ کسی خاص جانب مبذول کرائی جا سکتی ہے۔ اگر آپ ایسا رویہ رکھیں جیسے کوئی چیز بہت اہم اور خاص ہے تو دوسرے لوگ فوراً اس طرف توجہ دیں گے۔ جب آپ یہ ظاہر کریں کہ کوئی چیز اہمیت نہیں رکھتی تو دوسرے لوگ بھی اسے نظر انداز کر دیں گے۔

جب خالد نذیر کو نوکری سے فارغ کر دیا گیا تو اس نے یوں ظاہر کیا جیسے کوئی مسئلہ ہی نہیں۔ والدین اور بہن بھائیوں کو بتایا کہ یہ تو بند گلی تھی، ترقی کا کوئی امکان نہیں تھا اور یہ بھی کہ وہ تو پہلے ہی عاجز آ چکا تھا۔ اس کا کہنا تھا "سچ پوچھیں تو انہوں نے نوکری سے فارغ کر کے مجھ پر احسان کیا ہے کیونکہ اب میں آزاد ہوں"۔ اس کا سرد مہری اور لاپرواہی پر مبنی رویہ دیکھ کر اہل خانہ کی سمجھ میں نہ آیا

”جب اسے نوکری سے نکال دیا جاتا ہے تو وہ ظاہر کرتا ہے نوکری اچھی نہ تھی اور وہ پہلے ہی عاجز تھا۔ وہ کہتا ہے ”سچ پوچھیں تو انہوں نے نوکری سے فارغ کر کے مجھ پر احسان کیا ہے کیونکہ اب میں آزاد ہوں“۔“

کہ کیا کہیں؟ جب اس کی بیوی نے شراب کو نوکری سے چھٹی کا ذمہ دار قرار دیا اس نے اپنی توپوں کا رخ بیوی کی طرف موڑ دیا اور کہا، ''سارے فساد کی جڑ یہی عورت ہے ۔ اسکی چخ چخ، بے مروتی ، کج بحثی ، بے اطمینانی اب میرے لیے قابل برداشت نہیں''۔ پھر وہ پرانے قصے چھیڑنے لگا اور اس کے میکے کی برائیاں شروع کر دیں، بیوی کو اپنی ہی پڑ گئی اور وہ سب کچھ بھول کر اپنا دفاع کرنے لگی۔ اصل بات اس دوران گول ہو گئی۔

مے نوشی سے توجہ ہٹانے کے لیے بلانوش سب کچھ جائز سمجھتے ہیں۔ خصوصاً ایک نشئی اچھی طرح جانتا ہے کہ حملہ آور ہونا ہی بہترین دفاع ہے۔ ایک اور طریقہ جو مریض لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے استعمال کرتے ہیں وہ ہے اچانک کوئی انوکھی حرکت کر دکھانا۔

شہزاد نشے کے گورکھ دھندے میں مبتلا ہونے کی وجہ سے اپنی ماں کی سالگرہ میں شامل نہ ہوا اور اگلی صبح آ کر ماں کے آگے پیچھے پھرنے لگا۔ پھولوں کا گلدستہ دے کر تو اس نے ماں کو حیران کر دیا اور کہنے لگا، ''میں چاہتا تھا کہ سالگرہ میں بس ہم دونوں ہوں، اور کوئی نہیں۔ اگر میں کل شام پارٹی میں آتا تو حسب معمول سب نے ہاتھ

”نشئی اپنے طلسم کو قائم رکھنے کیلئے وقت کا بہترین استعمال کرتا ہے، بھانڈا پھوٹنے اور قابو آنے کے درمیان وقت کو لمبا کرتا ہے۔ فیملی نقص امن کے ڈر سے خاموش رہتی ہے، مصلحت آڑے آتی ہے۔“

دھوکر میرے پیچھے پڑ جاتا تھا''۔اس نے ماں کے پاس بیٹھ کر مزے سے ناشتہ کیا،کافی پی، کچھ دیر ماں کو ہنساتا رہا اور پھر یہ جا وہ جا۔ ماں خوشی سے پھولے نہیں سمائی۔ بعد میں جب بہن بھائیوں نے اس پر تنقید کی تو ماں نے اس کا بھرپور دفاع کیا اور کہنے لگی ''اگر تم سب لوگ پنجے جھاڑ کر اس بچارے کے پیچھے نہ پڑو تو وہ گھر میں ہی رہے، اسے در بدر کی ٹھوکریں نہ کھانی پڑیں۔ وہ مجھ سے کتنا پیار کرتا ہے یہ میں ہی جانتی ہوں۔''

جب کوئی بلانوش ایمانداری اور کھل کر بات کرنے کا انداز اختیار کرتا ہے تو یہ بھی ایک ڈھکوسلا ہوتا ہے۔ اہل خانہ شک کا فائدہ اسے ہی دینا چاہتے ہیں، اس طرح یہ ڈھکوسلا بھی کامیاب رہتا ہے۔

مصطفٰی ملک نے اپنی بیٹی شائلہ سے اس کی بلانوشی پر بات کرنا چاہی تو وہ فٹ سے بولی، ''ابو جی میں تو پہلے ہی آپ سے بات کرنے والی تھی، لیکن میری ہمت نہیں ہو رہی تھی۔ آپ تو جانتے ہیں کہ طلاق کے بعد مجھ پر کتنے پہاڑ ٹوٹے، ایسے میں شراب کا سہارا نہ لیتی تو میں پاگل ہو جاتی! آپ کو دکھی کرنے پر بہت شرمندہ ہوں

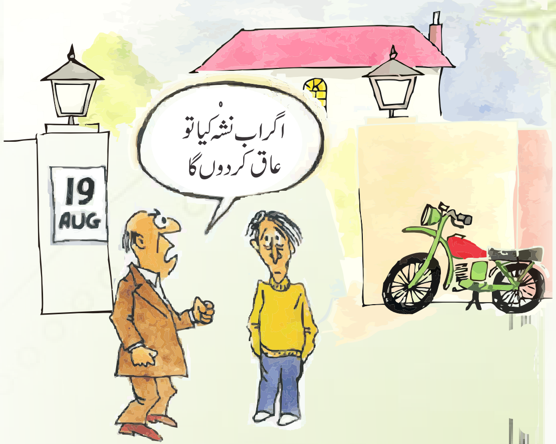

''جب کوئی شرابی ایمانداری کا انداز اختیار کرتا ہے، سب کچھ بدل جانے کی بات کرتا ہے تو وہ ڈھکوسلا کرتا ہے، ترسے ہوئے اہل خانہ خواب دیکھنے لگتے ہیں، جو مائل ہوتا ہے اسے قائل کرنا آسان ہوتا ہے۔''

اور میں یقین دلاتی ہوں کہ سب کچھ جلدی ٹھیک ہو جائے گا۔'' والد محترم ٹھہرے بھلے مانس، بیٹی نے انہیں آسانی سے مطمئن کر دیا اور وہ خوشی خوشی چل دیئے، انہیں ذرا بھی شک نہ گزرا کہ بیٹی نے ان کی توجہ اصل مسئلے یعنی شراب سے طلاق کی جانب موڑ دی جو درحقیقت بلانوشی کا نتیجہ تھی۔ بیٹی نے وہی کیا جو جادوگر تماشائیوں کا اعتماد جیتنے کے لیے کرتے ہیں یعنی ایک ایسی ذہنی کیفیت پیدا کرنا جو بات ماننے پر مائل کرتی ہے۔ کچھ ذہن تیار بیٹھے ہوتے ہیں بس بیوقوف بنانے والا چاہیے۔

نشے کے مریض اپنے طلسم کو قائم رکھنے کے لیے وقت کا بہترین استعمال کرتے ہیں۔ چکما دینے کیلئے بھانڈہ پھوٹنے اور قابو آنے کے درمیان وقت کو لمبا کرتے ہیں جس سے اہل خانہ بے بسی کی تصویر نظر آتے ہیں۔ جب وہ دھت ہونے کے بعد کوئی نقصان کر کے لوٹتے ہیں اور بیوی بات کرنے کے لیے موقع کی تلاش میں ہوتی ہے تو وہ قابو میں نہیں آتے جب تک کہ بیوی کا غصہ ٹھنڈا نہ ہو جائے۔ ایک اور کام وہ یہ کرتے ہیں کہ نشے میں دھت ہونے اور بات کی نوبت آنے کے درمیان کوئی ایسا کام بھی کر گزرتے ہیں جس سے ان کے لیے بیوی کے دل میں نرم گوشہ پیدا ہو جائے۔

"نشئی راز داری میں ہی مزے کرتے ہیں۔ اگر اہل خانہ کو بھنک پڑ جائے تو ان کا دھندہ چوپٹ ہو جاتا ہے۔ نشئی دو سوالوں پر توجہ دیتے ہیں: اہل خانہ کیا کچھ جانتے ہیں؟ اور ان سے کیا چھپانا ہے؟"

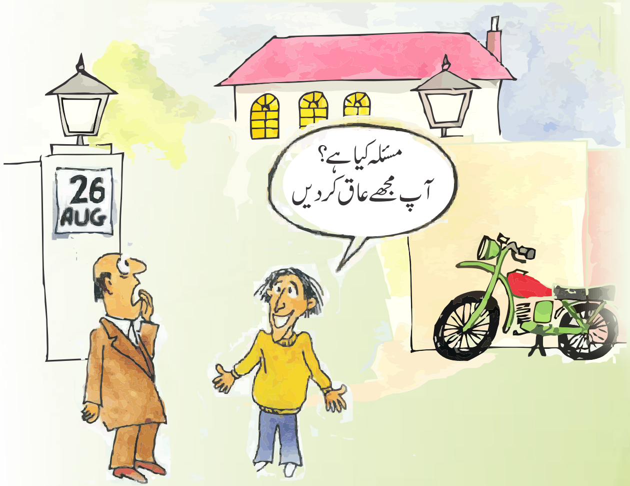

جب مجاہد حسین مسلسل تیسرے دن دھت ہو کر گھر لوٹا تو بیوی غصے میں آگ بگولہ تھی۔ وہ سیدھا بستر پر جا کر گرا اور دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو گیا، صبح بیوی کو پتہ ہی نہ چلنے دیا اور چپکے سے کھسک گیا، شام کو کام سے لوٹا تو دور ہی سے نعرہ لگایا۔ ''بچو! جلدی سے تیار ہو جاؤ؛ پہلے ہو گی آئس کریم اور پھر دیکھیں گے سلمان خان کی فلم دبنگ۔'' بچوں کے چہرے کھل اٹھے! بیگم صاحبہ میں اب حوصلہ نہیں تھا کہ وہ شراب اور نشے میں دھت ہونے کا ذکر چھیڑے۔ رات واپسی پر کیا ہوا؟ کچھ بھی نہیں۔ رات گئی بات گئی۔

جادوگر تب کامیاب ہوتے ہیں جب ان کو اپنے فن پر عبور ہو اور ان کی کارکردگی بے داغ ہو۔ اگر حاضرین کو بھنک پڑ جائے کہ درپردہ وہ کیا گل کھلاتے ہیں اور وہ راز کی بات جان لیں تو سمجھیں ان کی دکانداری چوپٹ ہو جائے گی۔ بھول چوک ہو جائے تو یہی انجام نشہ کرنے والوں کا ہوتا ہے۔ حسن کارکردگی ہر روز لازم ہے۔ غلطی کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی، انہیں ہر دم اپنی گرفت مضبوط رکھنا پڑتی ہے کیونکہ پھر دوسرے لوگ صرف وہی کچھ دیکھتے ہیں جو وہ دکھانا چاہتے ہیں۔ دوسروں پر ان کا جادو سر چڑھ کر بولتا ہے، اس قسم کی ''اعلیٰ'' کارکردگی کے لیے

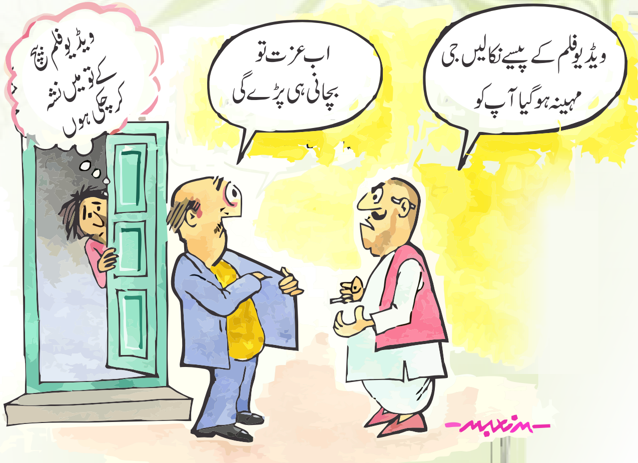

''نشئی کا بھانڈا پھوٹنے پر کڑی نگاہ رکھی جاتی ہے۔ جب اہل خانہ چکر میں آنے سے صاف انکاری ہوں تو سمجھتے ہیں کہ وہ بازی جیت گئے، پر یہ سچ نہیں ہوتا، نشے کی بیماری سب کو انگلیوں پر نچاتی ہے۔''

”ایڈکشن بے بس اور لاچار کر دیتی ہے یہ بیماری تباہ کن ہے، تاہم تسلی رکھیں یہ قابل علاج ہے۔وہ فیصلہ کیجئے جو مریض نہیں کر سکتا،اسے گھر سے لانے اور نشے سے نجات دلانے کی ذمہ داری ہم قبول کرتے ہیں۔“

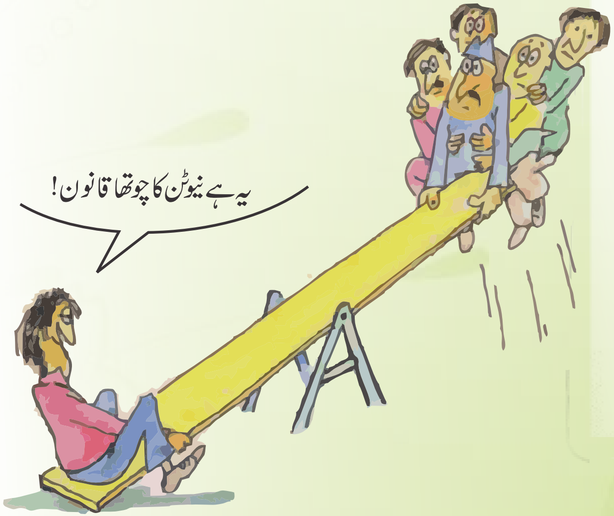

جادوگر دو باتوں کا خیال رکھتے ہیں؛ لوگ کیا مان سکتے ہیں؟ کیا کچھ نظروں سے اوجھل رکھنا ضروری ہے؟ نشہ کرنے والے بھی دو سوالوں پر توجہ دیتے ہیں: اہل خانہ کیا کچھ جانتے ہیں؟ اور ان سے کیا چھپانا ہے؟

کچھ گھر والے تنگ آ کر نشہ کرنے والوں پر کڑی نگاہ رکھنے لگتے ہیں۔ وہ ان پر بالکل اعتبار نہیں کرتے اور ہر چالبازی کو پکڑنے کیلئے چوکس رہتے ہیں۔ جادوگروں کا طلسم اعتبار نہ کرنے والوں پر نہیں چلتا۔ جب تماشائیوں کو پکا پتا ہو کہ ان کے ساتھ دھوکہ ہو رہا ہے تو پھر وہ چوکنے ہو جاتے ہیں۔ جب اہل خانہ دھوکہ کھانے پر آمادہ نہ ہوں اور چکر میں آنے سے صاف انکاری ہوں تو وہ سمجھتے ہیں کہ جیسے وہ بازی جیت گئے، پر یہ سچ نہیں ہوتا۔نشہ کرنے والا سوچتا ہے جیت ہر صورت میری ہوگی، وہ میری بات مانیں یا نہ مانیں، ان کا ردعمل میرے ہاتھ میں ہے۔ ہر حالت میں میرا جادو سر چڑھ کر بولے گا۔ وہ سب نہیں جانتے کہ آگے کیا ہوگا؟ جبکہ میں یقین سے جانتا ہوں۔“ ہر کوئی بیماری کے ہاتھوں میں کھیلتا ہے، مریض بھی اور اہل خانہ بھی، گھر میں ایڈکشن کی حکمرانی ہوتی ہے۔ کچھ اہل خانہ بتاتے ہیں کہ انہیں مریض کی نشہ بازی سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔حالانکہ انہیں یقیناً فرق پڑتا

ہے۔کیا وہ جاننا چاہیں گے کہ ان کا ردعمل کہاں جنم لیتا ہے؟ فرق بھی وہاں پڑتا ہے۔

کسی کی توجہ حاصل کر لینا خود اسے قابو میں کر لینے کے مترادف ہے۔ نشے کا مریض ایک محور بن جاتا ہے جس کے اردگرد اہل خانہ کی زندگی بھٹک رہی ہوتی ہے تاہم اہل خانہ ایڈکشن کو خارج از امکان تصور کرتے ہیں۔ان کی توجہ ادھر ادھر بھٹکتی رہتی ہے وہ سچ کو تلاش نہیں کر پاتے۔ جب ایڈکشن چھپی رہتی ہے تو سب مریض کے رحم وکرم پر رہتے ہیں اور مریض اپنی بیماری کے در کا پجاری۔گھر والوں کی توجہ کسی روح کی طرح ادھر ادھر بھٹکتی رہتی ہے، وہ ایڈکشن کو براہ راست چیلنج نہیں کر پاتے۔ پینے والے کا ہدف یہ ہوتا ہے کہ وہ سب کو ایسے اقدامات پر قائل کر لے جو پینے پلانے میں آسانیاں پیدا کرتے ہیں۔ جب اہل خانہ نشہ بازی کے خلاف اپنا ردعمل بتاتے ہیں تو فوراً پتا چلتا ہے ان کا پیارا چکر دینے میں کتنا ماہر ہے؟ منشیات کا دفاع کرنے میں مریض کوئی ''کوتاہی'' نہیں کرتے ، وہ نشے پر آنچ نہیں آنے دیتے، نشے سے اپنی وفا پر بھی آنچ نہیں آنے دیتے۔

خود بلانوش بھی ایڈکشن کے ہاتھوں کٹھ پتلی بنے رہتے ہیں۔ وہ اس بات کی سُن گُن رکھتے ہیں کہ ان کی زندگی میں مسائل ہیں اور ان کا تعلق شراب اور منشیات سے ہے، تاہم وہ اس

''ایڈکشن کے ہاتھوں کٹھ پتلی مریض نشے کیلئے جو کھی لڑائی لڑنے پر مجبور ہے، اسے دیوار سے لگانے کی بجائے علاج پر زور دیں، توجہ ادھر ادھر نہ بھٹکنے دیں، نشے کی بیماری کو براہ راست چیلنج کریں۔''

نظریئے کو دل کی گہرائیوں سے قبول نہیں کر پاتے۔ کھل کر ماننے کا تو سوال ہی نہیں اٹھتا۔ ایک لمبے عرصے تک خوشی وغمی، ہر موقعہ پر نشے کا استعمال کرتے کرتے انہیں یقین ہو جاتا ہے کہ نشہ ان کیلئے امرت دھارا ہے۔ وہ کچھ نہ کچھ اور تلاش کرتے ہیں جس پر ان مشکلات کا الزام دھرا جا سکے۔ بیوی، بچے، کام کاج، باس، یہ کچھ بھی ہو سکتا ہے لیکن منشیات پر الزام آئے یہ نہیں ہو سکتا، کیونکہ ان کا امرت دھارا خود فساد کی جڑ کیسے ہو سکتا ہے؟ ہر گز نہیں۔ یہ ہے خود فریبی کا مضبوط جال، توجہ اور بھٹک جانے کا گورکھ دھندا۔

منشیات، شراب اور دیگر علتیں گھروں کا امن وسکون تباہ کر دیتی ہیں۔ علتوں میں مبتلا انسان اصلاح کی طرف پہلا قدم خود نہیں بڑھاتے، یہ بیڑہ ان سے پیار کرنے والے اٹھاتے ہیں۔ علاج کا فیصلہ مریض کے ارد گرد صحت مند دماغوں سے ابھرتا ہے۔

منشیات کا استعمال بیمار اور لاچار کر دیتا ہے۔ یہ بیماری تباہ کن ہے، تاہم تسلی رکھیں! یہ قابل علاج ہے۔ منشیات، شراب اور دیگر علتوں سے نجات کے کئی راستے ہیں۔

"منشیات گھروں کا امن وسکون تباہ کر دیتی ہیں۔ علتوں میں مبتلاء انسان اصلاح کی طرف پہلا قدم خود نہیں بڑھاتے، یہ بیڑہ ان سے پیار کرنیوالے اٹھاتے ہیں۔ علاج کا فیصلہ صحت مند دماغوں سے ابھرتا ہے۔"

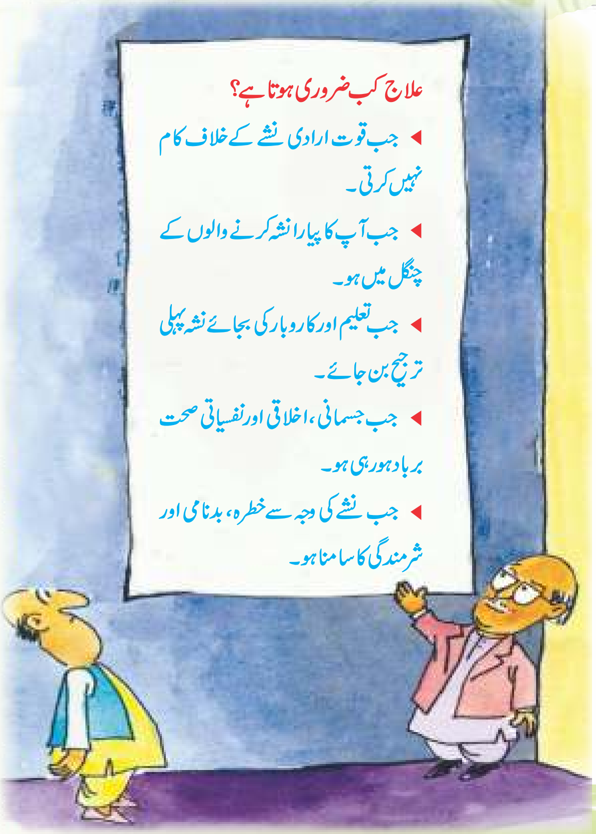

سب کو داخلے کی ضرورت نہیں ہوتی ایڈکشن کی ابتداء ہو تو مریض کا علاج میں آنا ضروری نہیں، اہل خانہ ٹریننگ کے ذریعے اپنے پیارے کو علت سے نجات دلا سکتے ہیں ایڈکشن قدم جما چکی ہو تو مریض کو آؤٹ ڈور میں آنا پڑتا ہے۔ بیماری بہت پرانی ہو تو داخلہ ضروری ہوتا ہے، مریض میں علاج کی خواہش اور جذبہ کیسے پیدا کریں، آپ کو یہ سمجھانا ہماری ذمہ داری ہے۔ ولنگ ویز ایڈکشن کی بے مثال علاج گاہ ہے، جہاں کلائنٹس کی تخلیقی صلاحیتوں کو اجاگر کیا جاتا ہے اور وہ اپنی زندگی کی تعمیر نو کر لیتے ہیں۔

آپ نے جس معجزے کا انتظار کیا، وہ اب آپ کا انتظار کر رہا ہے۔

"انتظار ظلم ہوگا!"
ولنگ ویز پروفیشنلز کی گفتگو پر مبنی ویڈیو
قیمت -/100 روپے

آج ہی رابطہ کیجئے!
ولنگ ویز
• لاہور • اسلام آباد • کراچی
www.willingways.org

Lahore	Karachi	Islamabad
0300-7413639	0300-2155956	0333-5290889
042-37567486	021-35318374	051-3008191

www.willingways.org WillingWaysOfficial YouTube Dr. Sadaqat Ali

پمفلٹ 1

انتظار ظلم ہوگا!

نشے کے مریض بہت ہوشیار و چالاک ہوتے ہیں علاج سے بدکتے ہیں۔ تباہی کو لوگوں کی نظروں سے اوجھل رکھتے ہیں اور کہتے ہیں ''سب ٹھیک ہے''۔ وہ پیشگی حکمت عملی تیار کرتے ہیں کہ لوگ تباہی کو سچ نہ جانیں، اور اپنا وہم سمجھیں۔ نشئی سراپا جادوگر ہوتے ہیں۔ ان کی چھٹی حس بہت تیز ہوتی ہے۔ ان کی توجہ اس جانب رہتی ہے کہ اہل خانہ کیا جانتے ہیں؟ اور ان سے کیا کچھ چھپانا ضروری ہے؟

قیمت-/25 روپے

پمفلٹ 3

نشہ بھی کوئی طرز زندگی ہے؟

شراب نوشی عام ہے، اس پر دو مکاتب فکر ہیں۔ ایک یہ کہ پینے میں کوئی حرج نہیں مگر کنٹرول لازم ہے۔ دوسرا یہ کہ پینا کردار کی خرابی ہے۔ دونوں یہ بات نہیں سمجھ پاتے کہ بلانوشی ایک جسمانی بیماری ہے اور پینے والوں میں سے کچھ بلا ارادہ اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں، شراب پینے سے ان کے خون میں فاسد مادے جمع ہوتے ہیں اور بہت فساد برپا ہوتا ہے۔ بحالی کیلئے بیماری کا نظریہ سمجھنا ضروری ہے۔

قیمت-/25 روپے

پمفلٹ 4

نشے میں کہیں وہ تنہا نہ رہ جائے!

جب کوئی پیارا ایڈکشن میں ہو تو اہل خانہ کے خواب بکھر جاتے ہیں۔ تعلیم، کام کاج اور مستقبل، سب خواب و خیال بن جاتے ہیں، روپیہ پیسہ کہاں جاتا ہے، کچھ پتا نہیں چلتا۔ اہل خانہ ندامت میں بیماری کو راز بنائے رکھتے ہیں، خاموشی تب ٹوٹتی ہے جب تکلیف حد سے بڑھتی ہے۔ لوگ لاتعلقی کا مشورہ دیتے ہیں جبکہ اہل خانہ کو ایسے گُر سیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے جو مریض کو علاج پر راضی کرنے میں مدد دیں۔

قیمت-/25 روپے

پمفلٹ 5

جذباتی دوری کیوں ضروری ہے؟

لوگ مشورہ دیتے ہیں کہ بلانوش سے الجھنے کے بجائے اس کے حال پر چھوڑ دیں۔ کسی پیارے سے لاتعلقی روگ بن جاتی ہے۔ اگرچہ بحالی مریض کی ذمہ داری ہے لیکن آپ پریشان اس لئے رہتے ہیں کہ وہ آپ کا پیارا ہے۔ ماہرین کہتے ہیں جذباتی دوری اختیار کریں۔ جذباتی دوری کا مطلب لاتعلقی نہیں بلکہ یہ ہے کہ آپ پرسکون رہیں، مسئلے کا حل سوچتے رہیں اور ماہرین کے تجویز کردہ اقدامات بھی کرتے رہیں۔

قیمت-/25 روپے

Designed by Ajmal Hussain at Willing Ways Pvt. Ltd.

نشہ کی بیماری

شراب، منشیات، موٹاپہ، جواء، بدتمیزی، بے راہ روی، بے وفائی اور دیگر علتیں

داخلہ ضروری نہیں، اور بھی راستے ہیں!

منشیات، شراب اور دیگر علتیں گھروں کا امن وسکون تباہ کردیتی ہیں۔ علتوں میں مبتلا انسان اصلاح کی طرف پہلا قدم خود نہیں بڑھاتے، یہ بیڑہ ان سے پیار کرنے والے اٹھاتے ہیں۔

نشے کی بیماری بے بس اور لاچار کردیتی ہے، تاہم تسلی رکھیں یہ قابل علاج ہے۔ منشیات، شراب اور دیگر علتوں سے نجات کے کئی راستے ہیں۔

سب کو داخلے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ نشے کی ابتداء ہو تو مریض کا علاج میں آنا ضروری نہیں، اہل خانہ ٹریننگ کے ذریعے اپنے پیارے کو نشے سے نجات دلا سکتے ہیں، نشہ زیادہ ہو تو مریض کو آؤٹ ڈور علاج میں آنا پڑتا ہے۔ بیماری بہت پرانی ہو تو داخلہ ضروری ہوتا ہے۔ فیصلہ آپ کریں، مریض کو علاج میں لانا ہماری ذمہ داری ہے۔ ولنگ ویز امراض منشیات ونفسیات کی بے مثال علاج گاہ ہے۔

آپ نے جس معجزے کا انتظار کیا، وہ آپ کا انتظار کررہا ہے۔

آج ہی رابطہ کیجئے۔

آپ مدد حاصل کیجئے کیونکہ وہ ایسا نہیں کرے گا!

Willing Ways
...Making Miracles

Lahore	Karachi	Islamabad
0300-7413639	0300-2155956	0333-5290889
042-37567486	021-35318374	051-3008191

www.willingways.org WillingWaysOfficial YouTube Dr. Sadaqat Ali